44021 ـ استغفار اور روزہ رکھ کر سال کا اختتام کرنا

سوال

اسلامی سال ہجری ختم ہونے کے قریب ہو تو موبائل پر میسج آنا شروع ہو جاتے ہیں کہ اعمال کا دفتر سال ختم ہونے پر لپیٹ دیا جائیگا، اور سال کا اختتام استغفار اور روزہ رکھ کر کرنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے؛ اس طرح کے میسج کا حکم کیا ہے، اور کیا سال کے آخری دن اگر سوموار یا جمعرات بن جائے تو کیا روزہ رکھنا سنت ہو گا یا بدعت ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سنت مطہرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بندوں کے اعمال روزانہ دو بار اٹھائے جاتے ہیں، ایك بار رات کے وقت اور ایك بار دن کے وقت.

صحیح مسلم میں ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اندر پانچ کلمات کے ساتھ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی سوتا نہیں، اور سونا اس کے شایان شان ہی نہیں، وہ ترازو کو نیچا کرتا ہے اسے اونچا بھی وہی کرتا ہے، اور رات کے اعمال دن سے قبل اس کی جانب چڑھتے ہیں، اور دن کے عمل رات سے قبل "

صحیح مسلم حدیث نمبر (179).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حفظہ فرشتے رات ختم ہونے کے بعد دن کے شروع میں اعمال لے کر اوپر جاتے ہیں، اور دن کے اعمال دن ختم ہونے کے بعد رات کی ابتدا میں لے کر اوپر جاتے ہیں.

اور بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں، اور نماز فجر اور نماز عصر میں وہ جمع ہوتے ہیں، پھر جنہوں نے تمہارے ساتھ رات بسر کی ہوتی ہے وہ اوپر جاتے ہیں تو اللہ ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے

زیادہ علم رکھتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ؟

تو فرشتے جواب دیتے ہیں: جب ہم ان کے پاس سے آئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (555) صحیح مسلم حدیث نمبر (632).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ دن کے آخر میں اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں، جو شخص اس وقت اطاعت و فرمانبرداری کی حالت میں ہوگا اس کی روزی اور عمل میں برکت کی جائیگی, واللہ اعلم.

اور اس پر ان دونوں (نماز فجر اور نماز عصر) کی پابندی اور اہتمام کی حکمت کا امر ظاہر ہوتا ہے " انتہی

اور سنت اس پر دلالت کرتی ہے کہ پورے ہفتے میں بھی دو بار اللہ تعالی کے سامنے اعمال پیش کیے جاتے ہیں.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لوگوں کے اعمال ہر جمعہ میں سوموار اور جمعرات کے دن دو بار اللہ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، تو ہر مومن بندے کو بخش دیا جاتا ہے، صرف اس شخص کو نہیں جس کے اور اس کے (مسلمان) بھائی کے درمیان کوئی ناراضگی اور دشمنی ہو، کہا جاتا ہے ان دونوں کو چھوڑ دو حتی کہ وہ صلح کر لیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2565).

سنت اس پر دلالت کرتی ہے کہ ہر سال شعبان کے مہینہ میں سارے اعمال اللہ کی جانب اٹھائے جاتے ہیں.

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ شعبان میں اتنے روزے رکھتے ہیں جتنے کسی اور مہینہ میں نہیں رکھتے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رجب اور رمضان کے درمیان یہ مہینہ وہ ہے جس میں لوگ غافل رہتے ہیں، اور اس ماہ میں اعمال رب العالمین کی جانب اٹھائے جاتے ہیں، اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے عمل اٹھائے جائیں تو میں روزے سے ہوں "

سنن نسائی حدیث نمبر (2357) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ان نصوص کا خلاصہ یہ ہوا کہ: بندوں کے اعمال اللہ تعالی کے سامنے پیش کرنے کی تین قسمیں ہیں:

- روزانہ پیش کیے جانے والے اعمال، اور یہ دن میں دو بار پیش کیے جاتے ہیں.

- ہفتہ وار پیش کیے جانے والے اعمال اور یہ سوموار اور جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں.

- سالانہ پیش کیے جانے والے اعمال، اور یہ صرف ایك بار شعبان میں پیش کیے جاتے ہیں.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سال بھر کے اعمال شعبان میں اٹھائے جاتے ہیں جیسا کہ صادق المصدوق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے، اور ہفتہ بھر کے اعمال سوموار اور جمعرات کو اٹھائے جاتے ہیں، اور دن کے اعمال رات سے قبل دن کے آخر میں اٹھائے جاتے ہیں، اور رات کے اعمال دن سے قبل رات کے آخر میں اٹھائے جاتے ہیں، اور رات و دن میں اعمال کا اٹھایا جانا سال بھر کے اعمال سے خاص ہے، اور جب عمر ختم ہو جاتی ہے تو پوری عمر کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور رجسٹر و صحیفہ لپیٹ کر بند کر دیا جاتا ہے " انتہی مخصرا

ماخوذ از: حاشیہ سنن ابو داود.

اللہ تعالی کے سامنے اعمال پیش کیے جانے والی احادیث اعمال پیش کیے جانے کے اوقات میں اطاعت و فرمانبرداری زیادہ کرنے کی ترغیب پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شعبان کے روزے کے متعلق فرمان ہے:

" میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال اٹھائے جائیں تو میں روزے سے ہوں "

اور سنن ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سوموار اور جمعرات کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرے عمل پیش کیے جائیں تو میں روزہ سے ہوں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (747) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (949) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابن رجب رحمہ اللہ نے لطائف المعارف میں بیان کیا ہے کہ جمعرات کے روز ایك تابعی اور ان کی بیوی دونوں مل کر ایك دوسرے سے روتے کہ آج ہمارے اعمال اللہ عزوجل کے سامنے پیش ہو رہے ہیں "

اوپر جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ سال کے اختتام کو اور سال کے ابتداء کو رجسٹر بند کرنے اور اللہ کے سامنے اعمال پیش ہونے میں کوئی دخل نہیں، بلکہ اعمال پیش کرنے کی وہ اقسام ہیں جن کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں.

اور نصوص میں اس کے دوسرے اوقات بھی محدد کیے گئے ہیں اور نصوص اس پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا ان اوقات میں آپ زیادہ اطاعت و فرمانبرداری کیا کرتے تھے.

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سال کے آخر میں سال کے اختتام کی یاد دہانی کرانے کے متعلق کہتے ہیں:

" اس کی کوئی دلیل اور اصل نہیں اور سال کے اختتام کی کسی معین عبادت مثلا روزے وغیرہ کے ساتھ تخصیص کرنا بدعت ہے " انتہی.

رہا سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ اگر کسی شخص کی عادت ہو کہ وہ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتا ہو کیونکہ اس دن روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، اور یہ دن سال کے اختتام کے موافق ہو تو عادت کے مطابق روزہ رکھنے میں کوئی ممانعت نہیں اسے منع نہیں کیا جائیگا، چاہے یہ دن سال کی ابتدا کے موافق ہو یا اختتام کے موافق، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس موافقت کی بنا پر روزہ نہ رکھے، یا اس گمان سے روزہ نہ رکھے کہ اس مناسبت سے روزہ رکھنے میں کوئی خاص فضیلت ہے.

واللہ اعلم .